

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکان کے چند پرناے جنگی عرصہ دراز سے، بجانب ایک قطبہ اراضی افتادہ آتے تھے، عرصہ تقریباً چالیس سال کا ہوا کہ زمین افتادہ مذکورہ پر زرخندہ سے مسلمانان اہل محلہ نے مسجد تعمیر کی، بروقت تعمیر مسجد بائیان نے پرنامائے جنگی مذکورہ مالک مکان مذکورہ کو کھٹنی وار کر کر اندرون مسجد قائم رکھے، چنانچہ دو پرناے لی وارث بندہ نے اپنے مکان پر پختہ دو منزلہ تعمیر کرایا، اور بروقت تعمیر بجا نظر مسجد گنہ پانی مثل پانخانہ و غسل خانہ کا مسجد کی طرف سے بنا کر دوسری جانب پھیر دیا، جو اس وقت محضات سے تھا، باقی پانی یعنی صحن کا بالانخانہ کا و نیز مستقمانے بالانخانہ مذکورہ کا دستور جانب مسجد جاری رکھا مکان بندہ کے جو بائج بیتے ہیں، کہ جو بائی صحن بالانخانہ بندہ کا پذیرہ پرناے حروف (ج) و (وال) صحن مسجد کی علی نالی قدیر میں آتا ہے۔ وہ موقوف کو دیا جاوے، کیوں کہ وہ مستقل یا گنہ پانی ہونے کی وجہ سے وضو کے پانی میں آکر پڑھوینا ہے، جس سے وضو کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، بندہ یا اس کے رشتاء شکایت بدبو کی مدافہ اب سوال یہ ہے۔

یا فریڈین؟

یا فریڈین؟

یا فریڈین؟

نمبر ۳: جو تھے جواہل اسلام اپنے بھائی مسلمان کو کسی ایسے فعل پر مجبور یا مطلق کریں، یا اس کی توہین کے درپے ہوں یا نقصان پہنچاویں، اور حق الامر کو چھپانے کی کوشش کریں، تو عند اللہ ان کے واسطے کیا حکم ہے؟ چنانچہ تو جوا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

تر:

عد:

مورت مذکورہ فی السؤال میں چونکہ پرناے بندہ کے، بجانب زمین افتادہ جس میں مسجد تیار ہوئی تھی، قدیم سے جاری تھے، اور وقت تیار مسجد کے حق پشتہ اور حق نالی مکان کو مورت بندہ اور بائیان مسجد نے قائم رکھا تھا۔ پس جو زمین پشتہ اور زمین نالی سے وہ خاصاً لوجہ اللہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حق العبد باقی ہے یہ ابوالمثلث انعم الاستخوان المیراب اذاکان قدما وکان تصویب السطح الی دارہ و علم ان التصویب قدیم ویس بحدث ان یجعل نہ حق التعلیل اور مکان کی بھمت کی ڈھلان اس کے گھر کی طرف ہو، اور یہ معلوم ہو، کہ یہ ڈھلان قدیمی سے بنی نہیں ہے، تو وہاں پر نالہ رکھنے کا حق ہے۔"

رنگ زرد لکھا یا لیا ہے، اور جو زمین نالی کی ہے، اگرچہ اس کو بہتر سے ڈھانک دیا گیا ہے وہ شرعاً مسجد کے حکم میں نہیں ہے، اور اس قدر زمین کو مسجد نہیں کہہ سکتے ہیں، اور بندہ اپنے پرناہ قائم رکھنے کی شرعاً مستحق ہے۔ ہدایہ میں ہے۔

ن محل مسجد اتنے سرداب اوفوق بیت و محل باب المسجد الی الطریق و عزل عن فدان پیچہ وان مات یورث عند لائہ لم یخص لہ تالی لیتا، عن العبد متعلقا بہ"

مسجد کے نیچے اس کا کوئی تہ خانہ ہو، یا اور پر مکان ہو، اور وہ مسجد کا دروازہ شارع عام کی طرف رکھ دے اور اس کو اپنے ملک سے خارج کر دے، تو وہ اس کو فروخت کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ خود فوت ہو جائے، تو وہ ورثہ میں تقسیم ہو سکتے ہیں، کیوں کہ وہ اللہ کے لیے خاص نہیں ہوا۔ اس میں بندے کا حق ہے۔ ورت مذکورہ میں بندہ کا عذر قابل تسلیم ہے۔ اور بندہ شرعاً گناہ گار نہیں ہے۔ بلکہ جو لوگ بندہ پر جبر کرنا چاہتے ہیں، وہ شرعاً بے راہی پر ہیں، بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ بندہ بارتقائے بندہ رفع شکایت بدبو کے واسطے اپنی لاگت سے نلی آہنی وغیرہ بنا دینے کو تیار ہیں۔

دوسرے بندہ شرعاً اپنے حقوق کی حفاظت کا استحقاق بلا محصیت رکھتی ہے۔

مر سے جب کہ چونکہ تک اثر نالی کے پانی کا نہیں پچھتا ہے، تو شرعاً اس پر نماز درست ہے۔

مسلمان کی توہین کے درپے ہوں، اور حق کو چھپا دیں، اور ناحق پرائیں، تو وہ لوگ شرعاً خطا پر ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمد مظہر اللہ

ہے کہ کوئی زمین اس وقت تک مسجد نہیں ہو سکتی، کہ اس سے تعلق، مالک کا نہ اثر جاوے، اور بندہ کا کوئی حق اس میں باقی نہ رہے،

نامی و فی الفتاویٰ ولا بد من افرادہ ای تمیزہ عن مکہ من بیع الوجود لکوان العلو مسجد او اسفل حوانیت او بالعلی لایرول ملک متعلق حق العبد کا فی الکتب (۳)

رض وری ہے کہ (مسجد) آدمی کی ملکیت سے پوری طرح الگ ہو، اگر مسجد کے اوپر یا نیچے دکائیں یا مکان ہو تو اس سے بندے کا حق چونکہ متعلق ہے لہذا اس کی ملکیت سے پوری طرح وہ مسجد علیحدہ نہیں ہوگی۔"

رٹ بندہ کے پرناے اسی زمین میں قدیم سے پڑتے تھے اور بروقت تعمیر مسجد وہ پرناے جاری رہے، تو بندہ اپنے مکان کے پرناے باقی رکھے، اور اپنا حق نہ چھوڑنے سے گناہ گار نہ ہوگی، بلکہ مجبور کرنا اس کو جائز نہیں ہے اور مجبور کرنے والے گناہ گار ہیں، البتہ یہ مناسب ہے، کہ رفع بدبو کی مناسب تدابیر کرا د لکہ میں جو پشتہ رنگ زرد اور جو نالی پانی کے شگنے کی دکلائی گئی ہے، وہ حکم مسجد میں نہیں ہے، بندہ کے مکان کا تعلق اور حق اس میں ہے۔

اپنے حقوق کی حفاظت میں جس کا اس کو شرعاً اختیار ہے کچھ گناہ نہیں، نماز ان بہتروں پر درست ہے اگرچہ وہ داخل مسجد نہیں، مگر امر عن الشای

تھے جو لوگ بلاوجہ کسی مسلمان کی توہین اور اس کے حقوق زائل کرنے کے درپے ہوں، وہ گناہ گار ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «السلام لایظلمہ ولا ینظلمہ ولا ینتہزہ ولا ینتہزہ الفتویٰ حینا و بشیر الی صدرہ ثلث مراتب امرء من الشران ینتہز انماہ السلام کل السلام علی المسلم حرام ودمہ وعرصہ» رواہ مسلم مشکوٰۃ شریف واللہ اعلم

یز الرحمن عفی عنہ دیوبندی مفتی اللہ رحمہ

فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کر سکتا ہے نہ ذلیل کر سکتا ہے نہ حقیر سمجھ سکتا ہے۔ ہر چیز گاری یہاں سے آپ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور تہین دفع فرمایا، آدمی کو نبی گناہ کافی ہے، کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے، ہر مسلمان پر ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے مجبور نہیں کیا جاسکتا، کہ وہ اپنے پرناے کسی دوسری طرف نالے، کیوں کہ بنا سے مسجد سے پیشتر وہ پرناے جاری تھے، جس کا حق اس کو حاصل تھا، مگر ادب اور تنظیم مسجد اس کی مقتضی ہے، کہ بندہ یہ نیت ثواب آخرت دنیا کا خرچ قبول کر کے پرناے دوسری طرف پھری دے۔ عبدالحق مفسر تفسیر صتا ہے یا نہیں، بندہ عاصی اور فریاد ہو سکتی ہے پرناہ کے قائم رکھنے میں یا نہیں؟ موجد علماء جن کی مواہب شبت میں اس فتویٰ پر تحریر فرما رہے ہیں کہ حق بندہ کا ثابت ہے اس کو مجبور کرنا جائز نہیں، اور پرناہ قائم رکھنے میں نہ عاصی ہے نہ گناہ گار، پھر اس کو مطلق کرنا اور اس کی توہین کرنا کیسے درست ہوگا،

عن (۱)

